

## 1 عمومی جائزہ

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے

م س 21ء	م س 20ء		م س 20ء	پورا سال شرح نمو (فیصد)
	سہ 4	سہ 1		
5.0	-24.8	-5.5	-9.9	ایل ایس ایم اے
8.8	8.4	10.1	10.7	قومی ص اے
-1.1	-1.8	-0.3	2.9	مٹی شیبے کا قرضہ
1.2	8.2	0.6	17.5	رشد زر (ایم نو)
-10.4	-31.6	1.6	-7.2	برآمدات
-3.8	-24.4	-20.6	-18.2	درآمدات
1.4	-0.8	2.4	-4.8	شرح مبادلہ
4.8	-15.2	15.9	4.4	نیکس حاصل - ایف بی آر
7.0	7.0	13.25	7.0	پالیسی ریٹ
ارب امریکی ڈالر				
12.2	12.1	7.9	12.1	اسٹیٹ بینک کے ذخائر
7.1	6.1	5.5	23.1	کارکنوں کی ترسیلات زر
0.4	0.4	0.5	2.6	پاکستان میں ایف بی ڈی
فیصد جی ڈی پی				
-1.1	-4.1	-0.7	-8.1	مالیاتی توازن
0.6	-2.3	0.7	-1.8	بنیادی توازن
1.1	-0.4	-2.3	-1.1	جاری کھاتے کا توازن

اعداد اوسط اضافہ (+) رکمی (-) فیصد میں آخر مدت

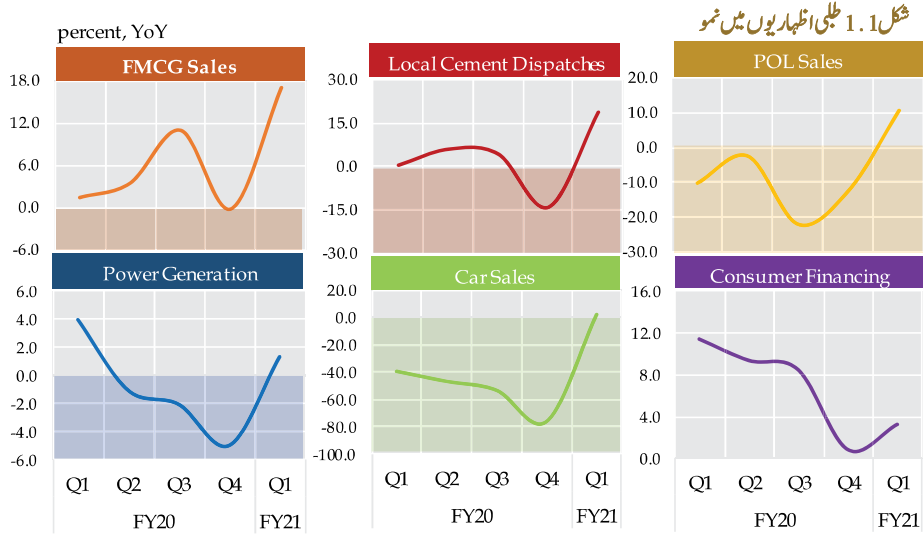
ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ ب بینک دولت پاکستان؛ ج وفاقی بورڈ آف ریونیو اور وزارت خزانہ

2020ء کے دوران روزگار میں نمو کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ یہ بہتری اگست 2020ء کے اسٹیٹ بینک اعتماد کاروبار سروے میں بھی منعکس ہوئی تھی کیونکہ فروری 2020ء میں اعتماد کاروبار سروے کی لہر کے بعد پہلی بار کاروباری برادری کے احساسات مثبت ہوئے تھے۔

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی معیشت کو وڈ سے پہلے کے راستے پر گامزن ہونا شروع ہو گئی۔ معاشی سرگرمیوں میں نمایاں تیزی آگئی کیونکہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (ایل ایس ایم) کو قوت ملی، طلبی اظہاریوں میں حوصلہ افزا نمو دیکھی گئی اور کپاس کے سوا خرید کی تمام اہم فصلوں کی پیداوار اپنے اپنے ہدف سے تجاوز کر گئی۔ بیرونی اور مالیاتی شعبے کے اظہاریے بھی بہتر ہوئے اور مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ اور بنیادی خسارہ دونوں فاضل ہو گئے (جدول 1.1)۔ تاہم بیشتر غذائی قیمتوں کے باعث مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) بلند سطح پر رہی۔

مجموعی بحالی بنیادی طور پر دو عوامل سے منسوب کی جاتی ہے: وہا پر قابو پانے کی قومی حکمت عملی اور حکومت اور اسٹیٹ بینک کے بروقت اور سوچے سمجھے اقدامات۔ ان اقدامات سے لاک ڈاؤن اٹھانے جانے کے بعد مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں معاشی سرگرمی کی بحالی کو اضافی تحریک ملی۔ خاص طور پر مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں طلب کے سکڑاؤ پر توجہ مرکوز کرنے کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی اور زرعی پالیسیاں گنجائشی رہیں اور ان کی سمت کو وڈ دھچکے کے معاشی نتائج سے نمٹنے کی طرف رہی۔

چنانچہ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران معاشی سرگرمی میں ہونے والا سکڑاؤ قوی ثابت ہوا۔ خاص طور پر صنعتی سرگرمیوں میں تیزی آئی۔ ایل ایس ایم کے اندر سینٹ اور غذائی پروسیسنگ کے شعبوں کی نمو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قائم رہی جبکہ گاڑیوں کے ترمیم بحالی دیکھنے میں آئی۔ اس کے مطابق طلبی اظہاریوں میں اضافہ ہو جیسے سینٹ کی ترسیل (جو تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی)، پیٹروئل کی مصنوعات اور کاروں کی فروخت، بجلی کی پیداوار، صارفی مالکاری اور تیزی سے فروخت ہونے والی صارفی ایشیا (FMCG) کی فروخت (شکل 1.1)۔ ان رجحانات کی مطابقت سے لیبر مارکیٹ کے اظہاریے، جیسا کہ پنجاب اور سندھ کے شماریاتی دفاتر اور اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے اور اجرتوں پر پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار سے مرتب کیے گئے جولائی تا اگست



Source: SBP, APCMA, PAMA, OCAC and NEPRA & Corporate reports (various issues)

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خدمات کے شعبے میں بھی بہتری آئی خصوصاً تھوک اور خوردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات جیسے کلیدی اجزائیں۔ اس کی عکاسی پر کسی اظہاریوں سے ہوئی جیسے بلند تر درآمدی حجم، ایف ایم سی جی کی فروخت اور کمرشل گاڑیوں کی فروخت۔ نیز آخر ستمبر 2020ء تک لوگوں کی نقل و حرکت اور اس کی بنا پر خدمات کی انجام دہی—جو اس سے قبل کے لاک ڈاؤن کی وجہ سے سخت تعطل کا شکار ہوئی تھی—بڑی حد تک کوڑے پہلے کی سطح پر آگئی۔

اس دوران بیرونی شعبہ کو ڈکے بحران سے مناسب طور پر نمٹنا اور 21 سہ ماہیوں کے وقفے کے بعد مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے میں فاضل درج کیا گیا۔ اس فاضل کی بڑی وجہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں نمایاں اضافہ اور خدمات کی درآمدات میں بڑی کمی تھی جس سے زیر جائزہ مدت کے دوران اشیائے تجارت کے تجارتی توازن کے بگاڑ کی کافی سے زیادہ تلافی ہو گئی۔

نیز شعبہ تعمیرات کے لیے حکومتی ترغیبات نے اس شعبے کے ایشیا سازی کے مسئلہ اجزاء کے لیے تحریک فراہم کی۔ اسٹیٹ بینک نے اس کاوش میں اضافہ کیا اور ہاؤسنگ اور تعمیرات کے لیے لازمی اہداف مقرر کیے جس کے تحت بینکوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ آخر دسمبر 2021ء تک اپنے مارکیٹ جزدان میں اتنا اضافہ کریں کہ وہ ان کے نجی شعبے کے قرضے کام از کم 5 فیصد ہو جائے۔

زراعت کے شعبے میں خریف کے دوران چاول، گنے اور مکئی کی فصلیں اپنے پیداواری اہداف سے تجاوز کر گئیں۔ چاول اور گنے کے زیر کاشت رقبے میں گزشتہ سال کی بہ نسبت اضافے کے علاوہ حکومت کے زرعی پمپنگ نے بھی، جس میں کھاد کے لیے زراعت پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے، سازگار نتائج لانے میں اپنا حصہ ڈالا۔ بہر کیف، اس کے مقابلے میں موجود کپاس کی فصل مالی سال 82ء سے اب تک کی پست ترین سطح پر پہنچ گئی اور خاص طور پر سندھ میں مومن سون کی شدید بارشوں اور کیزوں کے حملوں سے اس کی پیداوار سخت متاثر ہوئی۔

<sup>1</sup> اس میں سستے مکانات کے زراعت، ذریعہ آمدنی کے حوالے سے سرمایہ کاروں کے لیے نرمی اور کاغذی کارروائی اور منظوری کے عمل کو آسان بنانا شامل ہے۔

سال بسال لحاظ سے مجموعی مالیاتی خسارہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بلند تر تھا۔ اس کا سبب بجٹ مالی سال 21ء سے جس میں خسارے کی کمی اور محروم ترین طبقات کو امداد کی فراہمی کے درمیان توازن پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مزید برآں، صنعت اور برآمدات میں نمو کو تحریک دینے کے لیے مختلف قسم کے خام مال پر ٹیرف کی رعایات کی پیش کش کی گئی۔ معاشی سرگرمیاں پھر شروع ہوئیں تو ایف بی آر ٹیکس حاصل نمایاں طور پر بحال ہو گئے اور سہ ماہی کے لیے مقرر کردہ ہدف سے زیادہ رہے۔ تاہم مجموعی حاصل گذشتہ برس سے کم رہے اور نان ٹیکس حاصل میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے، ترقیاتی مصارف میں اضافہ کر دیا گیا کیونکہ حکومت نے انفراسٹرکچر کے جاری منصوبوں اور پیمانہ علاقوں کو بہبود پر کام کی رفتار بڑھائی۔ تاہم بجلی اور پیٹرولیم پر اخراجات کم کیے گئے اور اجرتوں اور تنخواہوں میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی۔

نتیجتاً مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بنیادی توازن میں 0.6 فیصد کا فاضل درج کیا گیا جو تقریباً مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی بنتا ہی تھا۔ تاہم سودی ادائیگیوں میں بھاری اضافے نے ایف بی آر ٹیکسوں کا 73 فیصد سے زائد صرف کر دیا اور یہ مجموعی وفاقی اخراجات کا لگ بھگ 53.8 فیصد تھا۔

مالیاتی نظم و ضبط پر حکومت کے بدستور قائم رہنے کی عکاسی اسٹیٹ بینک سے صفری قرض گیری سے بھی ہوتی ہے۔ تاہم بلند سال بسال مالیاتی خسارہ سرکاری قرضے کے اسٹاک میں اضافے پر منتج ہوا۔ بہر حال م س 20ء کی پہلی سہ ماہی کی بہ نسبت حکومتی ڈپازٹس میں اضافہ قدر سے محدود رہا جس کی بنا پر اس سال قرضہ جمع ہونے کی رفتار کم رہی۔ ساتھ ہی حکومت رواں شرح اور طویل مدتی آلات کے ذریعے رقوم اکٹھا کر کے سرکاری قرضے کے خاکہ عرصیت کی طوالت بڑھانے میں کامیاب رہی۔

مزید برآں، جاری کھاتے کے فاضل اور ڈیٹ سروس سس پشن انی شیے ٹو (DSSI) کے تحت جی 20 ممالک کی فراہم کردہ قرضہ جاتی امداد سے بیرونی قرضے کے انتظام میں مدد ملی۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے

تجارتی توازن کے اندر بگاڑ کا سبب سمجھتے برس کی اسی مدت کے مقابلے میں برآمدی وصولیوں میں کمی تھی کیونکہ کلیدی تجارتی شراکت داروں میں طلب پست رہی اور برآمد کنندگان کو کووڈ کی صورت حال کے باعث طویل تر عرصے تک بیرون ملک وصولیاں رکھنے کی اجازت دی گئی۔ تاہم عالمی معیشت میں اس وبا کی پیدا کردہ سست روی آنے کے باوجود پاکستان کی برآمدی کارکردگی کئی دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی نسبت بہتر رہی۔ اس کا جزوی سبب کووڈ وبا سے حکومت کے نمٹنے کا طریقہ اور معاشی سرگرمی کی قدرے جلد بحالی تھی جس سے ٹیکسٹائل جیسے برآمدی شعبوں کو برآمدی آرڈرز لینے میں زیادہ وقت مل گیا۔ چنانچہ ٹیکسٹائل، سینٹ اور ادویات کی بلند تر برآمدی وصولیوں کی مدد سے ستمبر 2020ء میں برآمدات کووڈ سے پہلے کی راہ پر گامزن ہو گئیں۔

دوسری جانب درآمدی ادائیگیاں گذشتہ سال کے اسی عرصے سے کم رہیں۔ اس کی وجہ تیل کی عالمی قیمتوں میں بڑی کمی تھی جس سے درآمد شدہ غذائی اشیاء کی قیمتوں سے آنے والا اضافہ کا دباؤ کسی قدر زائل کرنے میں مدد ملی۔ اس دوران کووڈ کے باعث فضائی سفر پر پابندیوں نے پاکستان کی خدمات کی درآمدات کی سطح گھٹادی۔

اگرچہ ان پابندیوں سے بھی کارکنوں کی ترسیلات زر کو غیر رسمی سے باضابطہ چینلز کی طرف لانے میں مدد ملی تاہم پاکستان ری بی ٹنس انی شیے ٹو (PRI) کے تحت کیے جانے والے مسلسل پالیسی اقدامات اور باضابطہ اور ڈیجیٹل چینلز کی ترویج کا بھی بڑا کردار تھا۔ اس طرح ستمبر 2020ء کے دوران مسلسل چوتھے مہینے کارکنوں کی ترسیلات زر 2 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئیں اور جاری کھاتے کے توازن میں بہتری کا سبب بنیں۔

اس بہتری سے ملک کے مجموعی زر مبادلہ ذخائر کو مزید تقویت ملی اور شرح مبادلہ مضبوط ہوئی۔ خاص طور پر آخر ستمبر 2020ء تک ملک کے زر مبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 19.4 ارب ڈالر ہو گئے۔ ساتھ ہی اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر گذشتہ سال کی نسبت مزید 4.2 ارب ڈالر بہتر ہو گئے۔ اس دوران مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں شرح مبادلہ میں 1.4 فیصد اضافہ ہوا۔

کرنے کے قابل بنایا۔<sup>2</sup> اسٹیٹ بینک کی مختلف ضوابطی ریلیف اور نوامکاری کی سہولتوں کا استعمال بھی پاکستان میں کوڈ کسیرز کی صورت حال کے مطابق ارتقا پذیر ہوا ہے۔ نسبتاً حال میں کم شرحوں پر نوامکاری فراہم کرنے والی عارضی معاشی نوامکاری سہولت (TERF) کے تحت اب صحت مند اندہ تیزی آرہی ہے کیونکہ معیشت بحال ہو رہی ہے اور کاروباری ادارے مستقبل کے امکانات کے بارے میں زیادہ پر اعتماد ہیں۔ خاص طور پر ٹی ای آر ایف کے تحت درخواست کردہ رقم آخر اپریل 2020ء میں 36.1 ارب روپے سے بڑھ کر 19 نومبر 2020ء کو 441.1 ارب روپے ہو گئی اور اس عرصے میں منظور شدہ نوامکاری 0.5 ارب روپے سے بڑھ کر 192.2 ارب روپے ہو گئی۔

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مختلف معاشی اظہاریوں میں بہتری حوصلہ افزا ہے۔ تاہم قلیل مدت میں اس راستے پر چلتے رہنے کا انحصار بڑی حد تک وبا کی صورت حال پر ہے جبکہ وسط مدت میں پائیدار نمو کے لیے ساختی اصلاحات کے محاذ پر پیش رفت کی ضرورت ہوگی۔ مثال کے طور پر جیسا کہ مالی سال 20ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ میں کہا گیا ٹیکس کے ڈھانچے، توانائی کے شعبے میں نرخوں کے تعین اور نظم و نسق میں بہتری سے متعلق اصلاحات اور گھائے میں جانے والے ریاستی ملکتی کاروباری اداروں کی تشکیل نو یا نجکاری لازمی ہے۔ ان کے علاوہ سرکاری پینشن کی تشکیل نو اصلاحات کا ایک اور اہم شعبہ ہے۔ زیر نظر رپورٹ میں پاکستان میں سرکاری شعبے کی پینشن کے اخراجات پر ایک خصوصی سیکشن شامل کیا گیا ہے جو پچھلی دہائی کے دوران تیزی سے بڑھے ہیں۔ مالیاتی مسائل کے پیش نظر اس سیکشن میں سرکاری پینشن کے فریم ورک میں بہتری لانے کے طریقے تجویز کیے گئے ہیں جن میں اضافے کی مناسب انڈیکسیشن، مؤثر بہ ماضی اضافوں کا خاتمہ اور فوت ہونے والوں کے وراثت کے فوائد کو کم کرنا شامل ہیں۔

رعایتی قرض گیری کے ذرائع سے رجوع کیا۔ اور مسلسل تیسری سہ ماہی میں قرض گیری کی پست اوسط لاگت حاصل کی۔

جہاں تک قیمتوں کا تعلق ہے پچھلی سہ ماہی کی نسبت مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران عمومی مہنگائی میں تھوڑا اضافہ ہوا۔ اضافے کا دباؤ غذائی مہنگائی کی طرف سے آیا کیونکہ رسدی عوامل نے غیر تلف پذیر اور تلف پذیر ایشیا کی قیمتیں بڑھا دیں۔ ان عوامل کا ایک ملکی جز (گندم کی ہدف سے کم پیداوار، اجناس کے انتظامی مسائل، تلف پذیر فصلوں کی یافت پر موسلا دھار بارشوں کا اثر) بھی ہے اور ایک بیرونی جز (مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے مقابلے میں عالمی زرعی مصنوعات کی قیمتوں کی بحالی) بھی۔ ملکی اور بیرونی اجزاء دونوں کوڈ کی وجہ سے رسدی زنجیر میں آنے والی رکاوٹوں اور ناسازگار موسمی حالات سے متاثر ہوئے۔

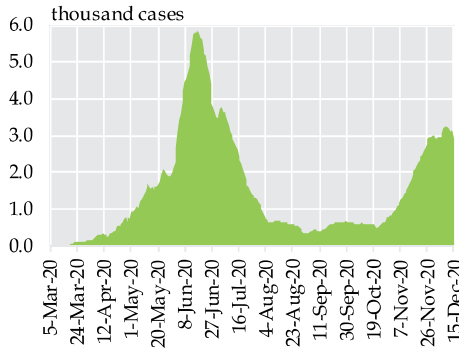
تاہم جیسا کہ غیر غذائی غیر توانائی اشاریے سے ظاہر ہوتا ہے، عمومی مہنگائی پر بڑھتی ہوئی غذائی قیمتوں کا اثر مہنگائی کے پست مضمر دباؤ سے جزوی طور پر زائل ہو گیا۔ ملکی طلب کے تھوڑا بڑھنے کے باوجود مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں قومی مہنگائی میں یہ کمی اس لیے آئی کہ مہنگائی کی توقعات بخوبی قابو میں رہیں۔ علاوہ ازیں شرح مبادلہ میں اضافہ، بجٹ مالی سال 21ء میں ٹیکس اور میرف کی رعایات اور نقل و حمل کی قدرے مستحکم لاگت نے قومی مہنگائی کو قابو میں رکھنے میں کردار ادا کیا۔

لہذا زرعی پالیسی کمیٹی (MPC) نے اپنے ستمبر 2020ء کے اجلاس میں یہ نقطہ نظر اختیار کیا کہ موجودہ پالیسی ریٹ 7.0 فیصد اور حکومت اور اسٹیٹ بینک دونوں کی دیگر سہولتی پالیسیوں کا پیدار کردہ گنجائشی موقف ابھرتی ہوئی بحالی کو تقویت دینے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کی توقعات کو قابو میں اور مالی استحکام کو محفوظ رکھنے کے لیے کافی ہے۔ اس زرعی پالیسی موقف کے ساتھ مرکزی بینک کے پالیسی اقدامات نے بینکوں کو کوڈ دھچکے کے باوجود اپنی پلک کو مضبوط بنانے اور خطرہ قرض کو محدود

<sup>2</sup> کوڈ سے نمٹنے کے سلسلے میں مرکزی بینک کے اقدامات کی تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی مندرجہ ذیل مطبوعات دیکھیے: (1) 'پاکستانی معیشت کی کیفیت: تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 20ء'، (2) 'پاکستانی معیشت کی کیفیت: سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 20ء'، اور (3) مالی استحکام کا جائزہ 2019ء- مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے کوڈ سے متعلق اقدامات کی خصوصیات، ٹائم لائن اور کارکردگی اس لنک پر بھی دستیاب ہیں:

ساتھ ہی ساتھ ممکنہ اضافے کے خطرات بھی ہیں۔ ان میں ایک مؤثر ویکسین کی تیاری اور تقسیم اور اس کی ممکنہ جلد دستیابی شامل ہیں۔<sup>3</sup>

### پاکستان میں نئے کووڈ 19 کیسز (7 روزہ متحرک اوسط)



Source: World Health Organization

مزید برآں، گندم کی امدادی قیمت میں اضافے اور کھاد اور کیڑے مار دواؤں پر زرع انعامت کا اعلان رینج کی فصلیں توقع سے بہتر ہونے میں کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے کی اکتوبر 2020ء کی لہر بھی بہتر کاروباری اعتماد کی مظہر ہے جس میں پریچیزنگ ٹیچرز اشاریہ (PMI) آٹھ لہروں کے بعد پہلی بار مثبت ہوا ہے۔

کووڈ کے متاثرین میں حالیہ اضافے سے حکومت کی سٹینڈ کی کوششوں میں معیاری ضابطہ کار (ایس او بی) کے تحت کاروباری سرگرمیوں کو جاری رکھنا شامل ہے تاکہ معاشی سرگرمیوں اور روزگار کو تقویت حاصل رہے۔ پابندیوں میں زیادہ تر عوامی اجتماعات میں کمی، اسٹاف کے گھر سے کام کے انتظام اور تعلیمی اداروں کی عارضی بندش پر توجہ دی گئی ہے۔ تاہم مجموعی طور پر نمونہ کا انحصار اس پر ہے کہ کووڈ کے انفیکشن اور اس سے متعلق حکومتی رد عمل کا ارتقائے کس طرح ہوتا ہے۔

### معاشی منظر نامہ

اب جبکہ معیشت کو وڈ سے پیدا ہونے والے سکڑاؤ سے بحال ہو رہی ہے، یہ وبا کی دوسری لہر میں شدت آنے کے باعث غیر یقینی کیفیت سے دوچار ہے۔ یہ تشویشناک صورت حال اسٹیٹ بینک کی معاشی پیش گوئیوں کے لیے اضافے اور کمی دونوں طرح کے خطرات پیش کرتی ہے۔

پیش گوئی کے مطابق مالی سال 21ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 1.5 سے 2.5 فیصد کے درمیان رہے گی (جدول 1.2)۔ یہ پیش گوئی معاشی سرگرمی کے موجودہ رجحانات پر مبنی ہے، تاہم اس میں کمی کے خطرات میں کووڈ کی دوسری لہر شامل ہے جو پیشتر ممالک میں پھیل گئی ہے اور پاکستان میں نومبر 2020ء میں تیز ہوئی ہے (شکل 1.2)۔ غیر یقینی موسمی حالات سے آنے والے رسد کی دھچکوں کو بھی خارج از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا۔

### جدول 1.2: کلیدی معاشی اہداف اور پیش گوئیاں

م 20ء	م 21ء	ہدف <sup>1</sup>	اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں <sup>2</sup>
فیصد نمو			
حقیقی جی ڈی پی	-0.4	2.1	1.5 - 2.5
م (اوسط)	10.7	6.5	7.0 - 9.0
ارب امریکی ڈالر			
ترسیلات زر	23.1	21.5	24.0 - 25.0
برآمدات (ایف او بی)	22.5	22.7	23.0 - 24.0
درآمدات (ایف او بی)	42.4	42.4	43.0 - 44.0
فیصد جی ڈی پی			
مالیاتی خسارہ	8.1	7.0	6.5 - 7.5
جاری کھاتے کا خسارہ	1.1	1.6	0.5 - 1.5

ماخذ: وزارت خزانہ، پلاننگ کمیشن، اسٹیٹ بینک

<sup>3</sup> نومبر 2020ء میں حوصلہ افزا خبریں آنا شروع ہوئیں اور تین کووڈ ویکسین ٹرائلز سے امید کی کرن دکھائی دینے لگی۔ ان تین ویکسینز میں سے منقولی شواہد سے ظاہر ہے کہ ایسٹرا زینیکا اور اوکسفورڈ یونیورسٹی کی تیار کردہ ایک ویکسین ترقی پذیر ملکوں کے لیے بطور خاص مفید ہو سکتی ہے کیونکہ فائزر اور موڈرنا کی تیار کردہ ویکسینز کی نسبت یہ سستی ہے اور اس کو ذخیرہ اور تقسیم کرنا زیادہ آسان ہے (بشروطیکہ متعلقہ ضابطہ کاروں نے منظوری دی)۔

میں اضافے اور اس کے ساتھ خام تیل کی قیمت میں کمی سے درآمدی ادائیگیاں گھٹ سکتی ہیں۔

جہاں تک مالیاتی خسارے کا تعلق ہے، تازہ ترین پیش گوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سالانہ ہدف جی ڈی پی کا 7.0 فیصد حاصل کرنے کی راہ پر گامزن ہے۔ آگے چل کر مالی سال 21ء کی بقیہ مدت میں طویل یا زیادہ شدید لاک ڈاؤن کی صورت میں حالات کا انحصار ملک کے اندر کووڈ کے ارتقا پر رہے گا۔ اضافے کے خطرات بنیادی طور پر ان امور کی بنا پر ہیں: (الف) صحت کی کیفیت، اور (ب) ممکنہ معاشی کیفیت۔ اس کے برعکس توقع سے زیادہ تیزی سے معاشی احیاء جو حکومت کو بعض ٹیکس رعایات کم کر کے یا نئی بیوز عائد کر کے زیادہ حاصل اکٹھا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، خسارے کو مزید محدود کر سکتا ہے۔

مہنگائی کے منظر نامے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک مالی سال 21ء میں اوسط مہنگائی 9.0-7.0 فیصد کی حدود میں رہنے کی پیش گوئی کرتا ہے۔ یہاں یہ بات اجاگر کرنا ضروری ہے کہ رسد کی عوامل کی بنا پر ہونے والی غذائی مہنگائی حال میں عمومی مہنگائی کو بڑھاتی رہی ہے۔ اس دوران پست لاگتی اور طلبی عوامل کے باعث تیزی مہنگائی قدرے معتدل رہی ہے۔ صنعتی شعبے میں فالتو استعداد، بلند اساسی اثر اور غذائی منڈی میں رسد کی عوامل کی اصلاح کے لیے کیے گئے اقدامات کے پیش نظر مہنگائی کے منظر نامے میں اضافے کے خطرات زیادہ تر قابو میں ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے تازہ ترین سرویز سے بھی اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ کاروبار اور صارفین دونوں میں مہنگائی کی توقعات قابو میں ہیں۔

اسٹیٹ بینک کی مالی سال 20ء کی رپورٹ میں پیش گوئیوں کے گذشتہ مجموعے کی اشاعت کے بعد بیرونی شعبے کا منظر نامہ بہتر ہو گیا ہے۔ جاری کھاتے کا خسارہ اب جی ڈی پی کے 1.5-0.5 فیصد کی حدود (قبل ازیں: جی ڈی پی کا 2.0-1.0 فیصد) میں رہنے کی پیش گوئی ہے۔ اس ترمیم کا سبب کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافہ ہے جو اب متوقع طور پر 25.0-24.0 ارب ڈالر ہوں گی (قبل ازیں: 22.0-23.0 ارب ڈالر)۔

تاہم کارکنوں کی ترسیلات زر تیل برآمد کرنے والی خلیج تعاون کونسل کی معیشتوں کے منظر نامے کے خطرے سے مشروط ہے کیونکہ عالمی کووڈ متاثرین میں تیز رفتاری سے ان ملکوں کے مالیاتی توازن گھڑ سکتے ہیں۔ اس بنا پر ان کی غیر ملکی کارکنوں کی طلب میں نمایاں کمی ہو سکتی ہے جس کے نتیجے میں پاکستان میں آنے والی ترسیلات زر گھٹ سکتی ہیں۔

برآمدات اور درآمدات کا منظر نامہ پچھلے جائزے سے زیادہ تبدیل نہیں ہوا۔ بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل اور غذائی اجناس کا بلند حجم متوقع طور پر برآمدات کی نمو کو ہدف سے اوپر لے جائے گا۔ تاہم اس منظر نامے میں کمی کلیدی خطرہ ان ملکوں میں دوبارہ کووڈ ابھرنے کا ہے جہاں پاکستان کی برآمدات جاتی ہیں جس سے طلب کم ہو سکتی ہے۔ اضافے کا خطرہ یہ ہے کہ اوائل نومبر 2020ء سے صنعتی امداد کے پیکج میں دی گئی ترغیبات ٹیکسٹائل کے شعبے کو بہتر کارکردگی دکھانے میں مدد دے سکتی ہیں۔<sup>4</sup> اسی طرح پیش گوئی کے مطابق درآمدات اپنے سالانہ ہدف سے تجاوز کر جائیں گی۔ غذائی درآمدات اور ملکی معاشی سرگرمی میں اضافے سے متوقع طور پر درآمدی نمو کو تحریک ملنے کی توقع ہے۔ تاہم عالمی سطح پر کووڈ متاثرین

<sup>4</sup> یہ پیکج زیادہ تر صنعتی صارفین کے لیے اضافی استعمال کے ساتھ بجلی کی نرخ میں کمی اور پیک اور آف پیک بجلی کے نرخوں کے خاتمے پر مشتمل تھا۔